© rasailojaraid.com

سکے گی یا نہیں کہ وہ اپنے بل بوتے پر حکومت بنا کر پورے پانچ سال کی مدت پوری کر سکے۔
بظاہر حالات سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ الیکشن میں بھی کسی ایک پارٹی کو مکمل اکثریت ملنا محال ہے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو لیکن اگر ایسا ہو گیا تو پھر ہندوستان میں جمہوریت ہی کو بچانے کے لالے پڑ جائیں گے اور یہ بات ملک کے لیے، ملک کے عوام کے لیے اس سے بھی زیادہ پریشان کن ہوگی۔

موجودہ الیکشن میں جو تیرہ جماعتوں کا محاذ تھا وہ بکھر چکا ہے اور سب اپنی اپنی ڈفلی بجا رہے ہیں مگر سب ہی کی ایک تان ہے کہ ہم بی جے پی کو کسی بھی طرح اقتدار میں نہ آنے دیں گے۔ یعنی سب ہی کی ایک ہی آواز ہے اس کے باوجود بھی یہ سب الگ الگ راستے پر چل کر الیکشن کی بازی جیت جانے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن الیکشن کے ماہرین کو نہیں لگتا کہ یہ خواب پورا ہو جائے گا۔ ہمارے خیال میں تو اس سے بی جے پی کو بجائے نقصان کے فائدہ ہی ہوگا بی جے پی مخالف جماعتیں آپس میں ہی لڑ کر ایک دوسرے کے ووٹ کاٹیں گی جس سے ان کے ووٹ بکھریں گے اور بی جے پی آسانی سے میدان مار لے گی۔

سال ۱۹۹۸ء شروع ہی ہوا ہے کہ ریل کا زبردست حادثہ ہو گیا۔ کاشی وشوناتھ ایکسپریس اور وارانسی بریلی پسنجر کی ٹکر نے ہندوستان کی تاریخ میں ایک اور ریل حادثہ کا اضافہ کر دیا ہے اور ایک بار پھر ریلوے میں حفاظتی اقدامات کی پول کھل کر رہ گئی ہے۔ جس طرح یہ حادثہ رونما ہوا، دو سال پہلے بالکل اسی طرح کا ریل حادثہ ہو چکا ہے اس سلسلے میں روزنامہ "نو بھارت ٹائمز" لکھتا ہے: اس بار کاشی وشوناتھ ایکسپریس ریل پٹریوں پر کھڑی تھی کیونکہ غالباً ایک نیل گائے کے گاڑی کے پہیوں کے نیچے آجانے سے گاڑی کو رکنے کے لیے مجبور ہونا پڑا تھا۔ دو سال پہلے فیروز آباد کے پاس نیل گائے کے کٹنے کی وجہ سے پرشوتم ایکسپریس کو ان ہی حالات میں رکنے کے لیے مجبور ہونا پڑا تھا تب پرشوتم ایکسپریس کو کالندی ایکسپریس نے ٹکر ماری تھی اور اس بار کاشی وشوناتھ ایکسپریس کو وارانسی ایکسپریس نے ٹکر ماری ہے۔ اس حادثے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بھارتی ریلوے اپنی پچھلی غلطیوں سے کوئی سبق نہیں لیتی ہے حادثہ ایک کے بعد ایک ہوتا رہتا ہے ہر حادثے کے بعد مرنے والوں کے وارثین کو اور زخمی ہونے والوں کو حکومت کے ذریعے مالی امداد کا اعلان کیا جاتا ہے اور حادثے کی جانچ کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل کر دی جاتی ہے یہ کمیٹی بتاتی ہے کہ حادثات کیوں ہوئے، اور آئندہ اس طرح کا کوئی حادثہ نہ ہو اس کے لیے کمیٹی کچھ نہ کچھ سفارشیں بھی کرتی ہے لیکن پھر بھی حادثات ہو ہی جاتے ہیں اور ہر نیا ہونے والا حادثہ پہلے کی جانچ کمیٹیوں کی کھلی اڑاتا ہوا نظر آتا ہے۔ "نو بھارت" آگے رقمطراز ہے... وجوہات جو بھی ہوں اس کے لیے ذمہ دار تو بالآخر ریلوے ہی ہے اگر لال سگنل پر ٹھانہ چھوڑنے کی سہولیت نہیں ہے تو یقیناً یہ ایک بڑی خامی ہے اور اس سہولت کو فراہم کیا جانا چاہئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جانے کے لیے ذمہ دار شخص چاہے وہ کتنے ہی اونچے عہدے پر کیوں نہ ہو، اس کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔

پوچھا جانا چاہیے کہ یہ کیسا ملک ہے جس کی ریلیں متواتر غیر محفوظ ہوتی جارہی ہیں؟"

"نوبھارت" نے یہ تو لکھ دیا اور صحیح لکھ دیا لیکن یہاں ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ گائے کے پوجنے والے ملک میں ایک گائے کو بچانے کے لیے اگر سینکڑوں انسان مرجاتے ہیں تو پہلے کس کو بچایا جائے انسان کو یا گائے کو۔

جس ملک میں گائے کو گئوماتا کا درجہ حاصل ہے اس ملک میں اس سوال کا جواب پانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ ایک ہی طرح کے دو حادثے اور وہ بھی ایک نیل گائے کی خاطر، ہمارے سامنے ایک کبھی نہ سلجھ پانے والا مسئلہ کھڑا ہے۔ معاملہ دھرم کا ہے اور وشو ہندو پریشد اور ہندوستان کی متوقع حکمراں پارٹی بی جے پی اس کو عقیدت کا مسئلہ کہتی ہے تو اس کے پیش نظر تو گائے کی حفاظت ہر حال میں ضروری ہے۔ جب بابری مسجد کا انہدام ہوا تھا تو جناب ملائم سنگھ یادو چلاتے رہے کہ ارے یہ کیا، یہ تو ملک کے خلاف بڑی سازش ہے، ملک کے ماتھے پر ایک بڑا کلنک ہے اور یہ کارنامہ ملک دشمنی والا ہے لیکن جنھوں نے اس کو ڈھایا انھوں نے اس پر فخر جتایا تو آپ بتائیے کہ ہندوستان میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے بارے میں ہم آپ کیا کہہ سکتے ہیں؟ فیصلہ تاریخ داں ہی پر چھوڑیے وہ ہی اس پر اپنی رائے قائم کرکے بتائے گا کہ کون ملک دشمن کام کرتا رہا اور کون محب الوطنی کے کاموں کو انجام دینے کے لیے اپنا سب کچھ داؤں پر لگانے کے لیے کوشاں و کمربستہ رہا۔

یوپی تعلیمی نصاب کی چند اہم کتب

تاریخ ملت جلد اول (نبی عربی)	قاضی زین العابدین	غیر مجلد ۲۵ روپے	مجلد ۳۵ روپے
تاریخ ملت جلد دوم (خلافت راشدہ)	"	غیر مجلد ۵۰ روپے	مجلد ۶۰ روپے
تاریخ ملت جلد سوم (خلافت بنی امیہ)	"	غیر مجلد ۵۰ روپے	مجلد ۶۰ روپے
تاریخ ملت جلد ہشتم (خلافت عثمانیہ)	مفتی انتظام اللہ شہابی	غیر مجلد ۵۰ روپے	

منگوانے کا پتہ

ندوۃ المصنفین   4136 - اردو بازار دہلی۔۶

© rasailojaraid.com